ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

پاکستانی معاشرے میں مروج جبری شادیوں کے محرکات اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں حل

Motives of forced marriages prevalent in Pakistani society and soultions in the context of Islamic teachings

1:**Asma Noreen**
M.phill. Scholar,ITC,
University of Management and Technology
asmanoreen429@gmail.com
2:**Hafiz Muhammad Ahmad**
Lecturer University of Lahore, Lahore, Pakistan
hafizahmadmayo357@gmail.com

Abstract

A forced marriage is when a bride and groom enter into family union against their will and are forced by their parents or family. First of all, girls and young women in such cases often can't even finish school and don't get an education. They become pregnant at an early age and depend entirely on their husbands. In forced marriage, females are under massive physical and psychological pressure. Often, under the pretext of visiting relatives, young ladies are sent on vacation to their Parents homeland, where their future Husband are already waiting for them. It would seem that in the 21st century, when people are fighting for human rights, forced marriages are out of the questions, but in practice, they are not. Until now, there are a number on countries where forced marriage is the normal, and the younger generation even can't think of defying their parents' will. Such weddings are most common in Arab countries, but you can also find cases in civilized countries when Marging the capital of two families is a question. In this regard, the holy Quran said; "O you who have believed, it is not lawful for you to inherit women by compulsion." " (1)[1]

Keywords: forced marriage, Quran, Sunnah, pakistan's customs, cast marriage

تمہید:

پاکستانی معاشرے میں شادی بیاہ کے حوالے سے بہت سے روم ورواج پائے جاتے ہیں جن کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔ان رسومات کا تعلق صوبے یاعلاقے کی روایات واقدار سے ہے۔افراد کی میت،ذات برادری اور نسل کے حوالے سے بھی ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔شہری علاقوں اور دیہات کے رسوم ورواج بھی ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہیں۔اسی طرح خواندہ طبقے میں وقت کے ساتھ رسم ورواج میں کافی تبدیلی آئی ہے لیکن اس کے باوجود بھی معاشرے کے افراد اپنی روایات اور رسوم ورواج سے وفاداری رکھتے ہیں خاص طور پر ایسے رواج جن میں خاندان کے مرد عورتوں پر اپنا تسلط قائم رکھ سکیں۔

ذیل میں پر جبری شادیوں کی اقسام اور ان کے اسباب و محرکات کا مفصل جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

پاکستانی معاشرے میں مروج جبری شادیوں کی اقسام درج ذیل ہیں:

1 بچپن کی شادیاں Child Marriages

2 ذات برادری/خاندان میں جبری شادیاں

3 ادل بدل کی شادیاں Barter Marriages

4 امیگرنٹس کی جبری شادیاں Forced Marriages of Immgrian جوانی اور مفاہمت کی شادیاں Marriages for Compensation & Reheblitation

---

[1] قرآن 4:19

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

6خرید کر شادی کرناPerchased Bridet

7قرآن سے شادی کرنا/حق بخشواناMarriages to the Holy Quran

جبری شادیوں کے اسباب و محرکات

محبت کی شادی اوراس کے اسباب و محرکات

محبت کی شادی سے مراد ہے کہ لڑکے کی قانونی عمر(۱۸سال سے کم)اور لڑکی(۱۹سال سے کم ہو تو ان کی شادی کر و جائے۔ پاکستانی معاشرے میں بچپن کی شادیوں کی دو اقسام پائی جاتی ہیں۔

(1) چھوٹی عمر کی لڑکی اور لڑکے کی شادی اس کی قانونی عمر سے پہلے کرادی جائے۔[2]

(ii)والدین اولیاء/Gurdainsاپنے نابالغ بچوں کے نکاح کرادیں۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں آج بھی بچپن کی شادیاں کرنے کا رواج ملتا ہے جیسا کہ ایک رپورٹ کے مطابق مجموعی طور پر پاکستان میں خواتین کی پہلی شادی کی عمر بڑھ رہی ہے اور اس وقت ۲۵ سے ۲۹ سال کی شادی شدہ خواتین کی شادی ہونے کی اوسط عمر ۱۳ ۲۰ سال ہے۔ اب بھی تقریبا ۵۰ فیصد پاکستانی خواتین کی شادی 18 سال کی عمر کے آس پاس ہو جاتی ہے۔ "دنیا کے تمام معاشروں میں " خاندان ایک قدیم ترین ادارہ ہے۔ زمانے کے تغیر و تبدل کے ساتھ ساتھ اس ادارے میں مقامی اور ثقافی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں لیکن پاکستانی معاشرے میں ابھی بھی بحیثیت مجموعی یہ ادارہ "اکائی" کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں پر تمام افراد اپنے مرتبے کے مطابق اپنا کردار نبھاتا ہوا نظر آتا ہے۔ پاکستانی خاندان میں سر براو کو کافی اہمیت حاصل ہوتی ہے اور خاندان کے دیگر افراد سے بھی یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ فرمانبرداری کے ساتھ بزرگوں کے فیصلوں کا احترام کریں۔ بچوں کے ازدواجی مستقبل کے حوالے سے خاندان کے بزرگوں کی رائے کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ "پراوری ازم" کے ساقی اصولوں کے مطابق خاندان کو متحد رکھنے کے لیے باہمی شادیوں کو ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ عام طور پر شادی کی کم سے کم عمر جو کہ مسلم عائلی قوانین کے مطابق ۱۶ سال ہے اس پر عمل درآمد بھی بہت کمزور ہے اور پیدائش کا اندراج اور اس کا ریکارڈ رکھنے کا رواج نہ ہونے کی وجہ سے شادی کے وقت لڑکی کی صحیح عمر کا تعین کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مختلف علاقوں سے اکٹھے کئے گئے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اب بھی کئی علاقے ایسے ہیں جہاں پر کم عمری میں شادیاں کرنے کا رواج اب بھی عام ہے۔[3]

اگرچہ صوبہ پنجاب کے شہری علاقوں میں بچپن کی شادیوں کا رجحان کم ہو رہا ہے لیکن پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں شرح خواندگی کم ہونے کی وجہ سے یہ رواج آج بھی موجود ہے۔

"Socio culture consideration of Marriage choice, rather than religion or economic seasons, appear to dominate the preference for consanguineous marriages, since most marriages are still arranged, mate selection continues to be largly the responsibility of the parents."3[4]

خاندان کے سر براہ کو اپنے بچوں کے ازدواجی جوڑspouseتلاش کرنے یاان کے ازدواجی مستقبل کا فیصلہ کرنے پر مکمل اختیار ہوتا ہے

1[2] پاکستان میں آبائی اور گھرانوں کے ایک ہیلتھ سروے ۲۰۰۷

2خاور ممتاز، انارکلی، پاکستان ۲۰۱۴ [3]

[4]عورت قانون اور معاشرہ، کنٹری رپورٹ، ص:77

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

اور وہ اپنے اس منصب کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں اور یہ صورت حال دیہات میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ خاندان کا سربراہ اپنے اختیارات میں محکم پسند اور مطلق العنان ہوتا ہے اور اس کی بیوی، بچے ہوتے ہیں اس کی رعایا اور اسکے ماتحت ہوتے ہیں۔

لہذا ایسے خاندانوں میں والدین/خاندان کے سرپرست بچوں پر اپنے فیصلے مسلط کرتے ہیں جس کی وجہ سے جبری شادیاں طے پاتی ہیں۔ ان شادیوں کے بہت سے اسباب و محرکات ہیں۔ ان جبری شادیوں میں سے ایک بچپن کی شادی بھی ہے حالانکہ ملکی قانون میں شادی کی مقرر کردہ عمر سے پہلے نکاح کرنا جرم تسلیم کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اکثر علاقوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے۔

"Child Marriage, however it is an illegal act but found in many areas of the country i.e. famous as Vani, Sawara, Pait Likhi, Adal Badal and followed in many tribal areas especially in Punjab Province in which girls are forcibly married off an older to resolve the disputes between different tribes."[5]

اگرچہ صوبہ سندھ کے شہری علاقوں میں شرح خواندگی زیادہ ہونے کی وجہ سے بچپن کی شادیوں کا رجحان ختم ہو رہا ہے۔ لیکن دیہی علاقوں میں آج بھی یہ رواج بدستور موجود ہے۔ وڈیروں اور زمینداروں میں اکثر بچپن کی شادیوں کی مثالیں پائی جاتی تھیں تاکہ وڈیروں اور جاگیرداروں کے ہاں جائیداد بہت اہم ذریعہ ہے جس پر ان کی معاش اور معاشرت کی مضبوطی کا انحصار ہے اس لیے وہ لوگ اپنی اولاد کی شادیاں خاندان میں بچپن ہی میں کر دیتے ہیں (چاہے وہ رشتہ کتنا ہی بے جوڑ کیوں نہ ہو) کیونکہ خاندان کے بزرگ بھی یہ نہیں چاہتے کہ ان کی جائیداد خاندان سے باہر جائے یا کوئی دوسرا خاندان ان کی جائیداد میں حصہ دار بنے۔[6]

پاکستانی معاشرے میں بچیوں کی شادیوں کے پیچھے بہت سے اسباب اور محرکات موجود ہیں مثلاً:

1. علاقائی رسوم ورواج اور قبائلی/خاندانی روایات واقدار بچپن کی شادیوں میں بہت اہم وجہ ہے کیونکہ جن خاندانوں میں ذات برادری کا تصور بہت زیادہ پایا جاتا ہے وہاں پر انکی شادیوں کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔
2. اسی طرح جس خاندان میں ادل بدل Exchange Marriage" وٹہ سٹہ " کے تحت شادیوں کا رواج ہو وہاں پر بچپن میں ہی بچوں کو بدل کے طور پر دوسرے خاندان میں بیاہ دیتے ہیں اس ضمن میں بدلے کے طور پر خاندان میں رشتہ موجود ہو تو ٹھیک ورنہ پیدا ہونے والی بچی کا رشتہ پیدائش سے قبل ہی کر دیتے ہیں اور اس رسم کو پیٹ لکھی کہتے ہیں
3. سوارا ڈنڈ اور ونی جیسی قبائلی رسوم ورواج کو پورا کرنے کے لیے بھی بچپن میں شادیاں کر دی جاتی ہیں۔
4. بعض والدین اپنی بچیوں کی شادیاں کم عمری میں اس لیے کرتے ہیں کہ انہیں اس وقت مناسب رشتہ ملا ہوتا ہے اور یہ موقع گنوانا نہیں۔
5. غربت وافلاس بھی بچپن کی شادیوں کا ایک بہت بڑا محرک ہے کیونکہ وہ والدین اپنی بیٹیوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت پر فرق نہیں کر سکے بلکہ اکثر اوقات وہ اپنی کم عمر بیٹیوں کے نکاح کے بدلے میں رقم بھی وصول کر لیتے ہیں۔
6. اس طرح بجرم پیشہ افراد، جواری اور نشئی والدین بھی اپنی کم عمر بیٹیوں کو اپنے ذاتی مفاد یعنی ان کے بدلے میں رقم کے حصول کے لیے قربان کر دیتے ہیں۔
7. بعض والدین اپنی اولاد کو بداخلاقی اور بے راہ روی سے بچانے کے لیے بھی کم عمری میں ان کی شادی کر دیتے ہیں۔ تاکہ ان کے اندر احساس ذمہ داری پیدا ہو اور وہ بری عادتوں کی طرف راغب نہ ہو سکیں۔

[5] PLD 1997, Lahore.P301

[6] 2عورت قانون اور معاشرہ، کنڑی رپورٹ، ص:57

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

ذات برادری/خاندان میں جبری شادیاں

("Cast" Race an" Forced Marraige on the ground of) اوراس کے اسباب و محرکات

پاکستانی معاشرے میں خاندان اورذات برادری کے اندر شادیاں کرنے کارواج کثرت سے پایا جاتاہے اور معاشرے میں اپنی برادری کو ہی مناسب و موزوں سمجھا جاتاہے۔ذات برادری/خاندان سے باہر، شتقوں کو معیوب رکھنے کی وجہ سے بعض اوقات لڑکیاں کنواری رہ جاتی ہیں۔ عمر بڑھ جانے کی وجہ سے رشتے نہیں ہو پاتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ معاشرے میں ابھی تک لوگوں میں ذات برادری کا بہت زیادہ رجحان پایا جاتاہے۔کے پاکستان ڈیمو گرافک اینڈ ہیلتھ سروے کے مطابق ملک بھر میں تقریا دو تہائی شادیاں ماموں زاداور خالہ زاد بہن بھائیوں فرسٹ اور سیکنڈ کزنز کے درمیان ہوئیں اور یہ شرح دنیا میں سب سے زیادہ سمجھی جاتی ہے۔)

پاکستانی معاشرے میں ذات براور کی "خاندان سے دستی ترین مفہوم میں لیا جاتاہے کیونکہ ذات جغرافیائی حدود و قیود سے ماوراہوتی ہے اور ایک ہی ذات کے افراد ملک کے مختلف حصوں میں ہی نہیں بلکہ مختلف ممالک میں بھی آباد ہو سکتے ہیں۔ذات برادری تو سبھی خاندان سے وسیع ترادارہ ہے جو طبقہ بندی کے نتیجے میں پیدا ہوتاہے اس میں حیثیت و منصب، اقتصادی تعلقات کا ایک نظام مراحب ہوتاہے جس کی وضاحت اور تعیین آباءواحیداور سے ہوتاہے۔ذات کی کوئی جغرافیائی حدود نہیں ہوتیں۔ذات کو تبدیل کرنانا ممکن ہے۔اگرچہ کوئی شخص اپنا مذہب تبدیل کرسکتاہے لیکن ذات یاد علی ذات (گوت) وہی رہتی ہے۔پاکستانی معاشرے میں تو مختلف پیشوں سے متعلقہ ذاتیں بھی پائی جاتی ہیں۔آبائی کاروباری پیشے بھی ایک طویل عرصہ کرنے کے بعد ذات کے طور پر شمار کئے جاتے ہیں اور یہ تصور پاکستانی معاشرے میں ہندو تہذیب کے زیر اثرابھی تک موجود ہے۔جو تہذیب کے ان اثرات کی وجہ سے آج بھی پاکستانی معاشرے میں ذات کوانسان کی شناخت کی ایک علامت سمجھا جاتاہے اور
معاشرے کے افراد اپنی یہ شناخت کھونا پسند نہیں کرتے۔

"In the present study cast was taken as a indicator of collectivism. In the history of the Indian Sub-Contenent for many centruries, cast was used to define individual identity as well as individual honor in society"

انسانی معاشرے میں ان کے ادا نہیں کیا جاتاہے

اور اکثر والدین اپنے بچوں کی تربیت ہی اس انداز میں کرتے ہیں کہ ان کے ذہنوں میں ذات برادری اور خاندانی اہمیت کے شعور کو اجاگر کریں پاکستانی معاشرے میں خاندان/ذات برادری میں شادیوں کے درج ذیل اسباب و محرکات ہیں۔پاکستانی معاشرے پر ہندو تہذیب و ثقافت کے اثرات ابھی بھی موجود ہیں اس وجہ سے اکثر لوگ اپنی برادر کی خاندان میں ہی شادی کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ ان کے اس باہمی خاندانی تعلق میں اور مضبوطی پیدا ہوئے۔اور کچھ خاندانوں میں ان شادیوں کی یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ ان کی نسل اور خون "Bloodline" خالص رہ سکے جیسا کہ سید خاندان کے افراد اپنے بچوں کی غیر سید خاندان میں شادی کرنے کو معیوب سمجھتے ہیں خاص طور پر بچوں کی شادیوں کے حوالے سے سید خاندان سے ہی لڑکے تلاش کئے جاتے ہیں کیونکہ ایک سید زادی کی غیر سید لڑکے سے شادی کو اکثر گناہ تصور کیا جاتاہے اور وہ ایک سید لڑکے کو ہی سید زادی کا ہم سر سمجھتے ہیں۔معاشرتی و ساقی مقام و مرتبے کو برقرار رکھنے کے لیے بھی خاندان میں شادیوں کو ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ ہم پلہ خاندانی ایک دوسرے کی بیٹیوں کو قدر و منزلت اور مقام دے سکتے ہیں تاکہ ان کے مقام و مرتبے میں کچھ فرق نہ آئے اور مناسب معاشی و معاشرتی حیثیت کی وجہ سے زوجین کے مابین باہمی تعلق میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔

Jahan-e-Tahqeeq
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

(۴) بعض والدین گھریلو مشکلات سے دوچار ہونے کی وجہ سے خاندان کے اندر ہی اپنی بیٹیوں کے لیے مناسب جوڑ تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ان کی شادیاں کم عمری میں ہی کر دیتے تا کہ ان کے لیے مستقبل میں آسانی اور سہولت پیدا ہو سکے اور یوں اپنی بیٹی پر کئے جانے والے اخراجات سے سبکدوش ہو سکیں۔

(۵) جن خاندانوں میں وہ وٹہ سٹہ کا رواج پایا جاتا ہے وہاں بھی ایک خاندان اپنی ذات برادری ہی سے متعلقہ دوسرے خاندان میں ابھی تبادلے کی شادیاں بچپن ہی میں کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

جن علاقوں میں لڑکی کو خرید کر شادی کی جاتی ہے وہاں پر بھی لوگ خاندان کے اندر شادی کرتے ہیں تا کہ ان کا یہ مالی جھ کم ہو سکے جیسا کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے کچھ خاندان میں ہوتا ہے اپنے فرقے اور مسلک کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں خاندان کے اندر شادی انسانی حقوق کے خلاف ہے اور خاص طور پر عورتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔

وٹہ سٹہ بدل کی شادیاں(Barter (Exchange Marriages)اور اس کے اسباب و محرکات ادل بدل کی شادی سے مراد ہے کہ ایک خاندان اپنے لڑکے اور لڑکی کی شادی دوسرے خاندان کے لڑکے اور لڑکی سے بدل شمار کرے۔ایسی صورت حال میں دونوں فریقین میں برابری کا انحصار بہت سی باتوں پر ہوتا ہے۔لڑکے کے اور لڑکی کی عمر، شکل وصورت اور تعلیم کے علاوہ دونوں خاندانوں کی سماجی و معاشی حیثیت و مرتبے کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

بعض اوقات کچھ لوگ وٹہ سٹہ کی شادی کے حق میں اس لیے بھی ہوتے ہیں کہ ان کی بیٹی کے ساتھ اس کی سسرال اور شوہر ناروا سلوک نہ کر سکے اس لیے وہ بدل کے طور پر اپنے بیٹے کی شادی بھی اس خاندان کی لڑکی سے کر دیتے ہیں تا کہ وہ اپنی بیٹی کے ساتھ ہونے والے کسی بھی قسم کے ناروا سلوک کا بدلہ لے سکیں اور اکثر اوقات کیا ہوتا ہے کہ ایک جوڑے کے تعلقات کی خرابی کی وجہ سے دوسرا جوڑا بھی مشکل میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات ایسی صورت حال دو خاندانوں کی تباہی کا بھی باعث بن جاتی ہے اور دونوں جوڑوں میں طلاق واقع ہو جانے سے دو گھر برباد ہو جاتے ہیں۔

کچھ لوگ وٹہ سٹہ کی شادیوں کو کامیاب اور دیرپا لکھتے ہیں تا کہ اس قسم کی شادیوں کے تحت دونوں خاندان اس مضبوط تعلق کے ساتھ بہت سی قباحتوں سے بچ سکیں۔ بعض گھرانوں میں معاشی حالات کی وجہ سے بھی وٹہ سٹہ کی شادیاں ہوتی ہیں تا کہ دونوں خاندان اپنی مالی مشکلات سے بچ سکیں جو کہ ہمارے معاشرے میں ذات و برادری اور شادی کے فضول اور بے جا اخراجات پر مبنی ہیں۔ جن علاقوں میں بیٹی کی قیمت لینے کا رواج موجود ہے وہاں پر و لوگ جو لڑکی کی قیمت ادا نہیں کر سکتے وہ بدلے میں اپنے خاندان کی لڑکی کا رشتہ دوسرے خاندان کو پیش کر دیتے ہیں۔

امیگرنٹس/تارکین وطن کی جبری شادیاں(Forced Marriages of Immigrants)

پاکستانی مسلمان جو ایک طویل عرصے سے دنیا کے مختلف ممالک میں حصول روزگار اور بہتر مستقبل کی خواہش کی خاطر مقیم ہیں۔ان کے سامنے اپنی اولاد کی شادیاں کرنا ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کو زیادہ دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اپنے ملک خاندان، ذات برادری، علاقائی رسوم ورا اور اپنے عقیدے و مسلک سے زیادہ وابستگی رکھتے ہیں۔

پہلا طریقہ؛Coercd Marriage بچوں پر دباؤ ڈال کر زبردستی سمجھا بجھا کر شادیاں کرنا۔

دوسرا طریقہ؛

مکمل طور پر جبری شادی(Totally Forced Marriage)

UK میں چھپنے والی ایک رپورٹ کے مطابق؛

Coerced Marriages are when the two individuals concerned.
"Cast Marriages in Pakistan are met with violence against the women in the families involved. Women from low Pakistan cast who try to get an education are looked down upon and sometimes attacked. According to Human Right Commission (HRCP 1998) the evarage age of women of marriage has increased from 16.9 years

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

in 1951 to 22.5 years in 2005. A majority of women are marriade to their close relatives i.e. first and second cousions, only 37 percent of married women are not related to their spouses before marriage.

خاندان میں شادیوں کے رواج کی وجہ سے اکثر لڑکیوں کی عمر بڑھنا شروع ہو جاتی ہے اور بعض اوقات تو مناسب جوڑ نہ ملنے کی وجہ سے ان کی شادیاں نہیں ہو سکتیں۔

are not consulted all or the consolation is at the best coremonial.Marriages that use the method of coercion are ones where the parents or other members of the family pressurize the individuals using tactics."

والدین بچوں کے ساتھ مختلف حیلے بہانے بنا کر انہیں سمجھاتے ہیں ان پر دیگر قریبی رشتہ داروں کے ذریعے مختلف طریقوں سے دباؤ ڈالتے ہیں اور انہیں اس شادی پر قائل کرتے ہیں۔ اولاد کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس شادی سے ان کی آئندہ آنے والی نسل کی بھلائی مقصود ہے 30) شادی نہ کرنے کی صورت میں ان کی اور ان کے والدین کی پورے خاندان میں شہرت خراب ہو سکتی ہے۔ اور بعض اوقات اپنی جائیداد میں سے بے دخل کرنے کی دھمکی بھی استعمال کرتے ہیں۔

1 اولاد پر دباؤ ڈالنے کے چند طریقے یہ بھی ہوتے ہیں۔

والدین اپنے بچوں کو جذباتی طور پر بلیک میل کرتے ہیں۔ 3 بچوں کو اپنی حیثیت/پوزیشن کے کم پڑے کا احساس دلاتے ہیں۔

Muslim Arbitasation Tribunal, Report: liberation for Forced Marriages

خاندانی عزت وغیرت (Family honour کی خاطر یہ شادی کرنا لازم ہے۔ والدین مختلف حیلوں بہانوں سے دباؤ ڈال کر یا ڈرا دھمکا کر بھی جب اولاد شادی کے لیے تیار نہیں ہوتی تو پھر والدین مکمل طور پر زور زبردستی کے ذریعے انہیں اس شادی پر آمادہ کرتے ہیں۔

شادی کے حوالے سے قرآن مجید کی توضیحات:

مشترک الاصل، مساوی النسب نیز خلیق ومادہ تخلیق کے لحاظ سے یکسانیت اور ایک بھی نیچ وطریق کے حامل بتایا گیا ہے۔ نیز

قرآن مجید میں متعدد اقوام و شخصیات کے حوالہ سے بہت سی ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جہاں میں نظاہر عالی النسب و حاملین جاہ و مرتبتکے مقابلے میں بظاہر کمتر خاندانوں اور گھرانوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو دین و تقوی و خدمت انسانیت کی بنیاد پر معزز و مکرم تر قرار دیا گیا ہے۔ جب کہ کفر و عصیان و فساد وتار گری کی بنا متعلقین انبیاء و مرسلین تک کو مقہور و مذموم شہر لیا گیا ہے۔ اسی تسلسل میں آیات قرآن کی رو سے متعد دہائی و قریشی و عرب، اپنے تمام تر تفاخر نسبی کے باوجود کفر و عصیان کی بنا پر قابل مذمت و مستحق عذاب قرار دیئے گئے ہیں۔ چناچہ ان حوالوں سے قرآن مجید کی متعدد آیات درج کی جاری ہیں تا کہ جبری شادیوں کے حوالہ سے قرآنی تعلیمات کا فہم وادراک آسان ہو جائے اور تحقیقات کی راہ ہموار ہو۔ نیز بے بنیاد نسلی تعصبات کا خاتمہ ہو۔ اسی سلسلہ میں قرآن مجید کی بنیادی اور فیصلہ کن آیت " یا یھاالناس رانا خلقنا کم من ذکر وأنثی. کی تفسیر و توضیح میں بعض معتقدم و متاخر مستند و معتبر مفسرین کے تفسیری بیانات سے بھی قدرے تفصیلی اقتباسات نقل کیے جارہے ہیں تا کہ قرآن مجید اور جبری شادیوں کے حوالہ سے مختلف تفاسیر پر بھی حتی الامکان مختصر مگر جامع شرح و تفسیر منظر عام پر آسکے۔

آیات قرآن سے استدلال:

يا ابها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان أكرمكم عند الله أتقاكم إن الله عليم خبير[7]

---

[7] الحجرات، ۴۹، آیہ ۱۳

ترجمہ: لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا کی دوسرے کو پہچانو۔ در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقینا اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

هو الذي خلقكم من نفس واحدة وجعل منها زوجها ليسكن إليها..."[8]

وہ اللہ کی ہے جس نے ہمیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے جوڑے بنائے تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

3- إن مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون..." [9]

ترجمہ: اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے۔ کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور پھر کہا ہو جا وہ ہو گیا۔

4- ولقد خلقناكم ثم صورنا كم ثم قلنا للملائكة اسجدوا لأدم فسجدوا إلا ابليس لم يكن من الساجدين" قال ما منعك الا تسجد اذ أمرتك قال انا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين" قال فاهبط منها فما يكون لك أن تتكبر فيها فأخرج إنك من الماغرين[10]

ترجمہ: ہم نے تمہاری تخلیق کی پھر تمہاری صورتیں بنائی۔ پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ پوچھا کہ تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جب کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ کہا کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا کہ اچھا تو یہاں سے نیچے اتر۔ تجھے حق نہیں ہے کہ یہاں بڑائی کا گھمنڈ کرے۔ نکل جا کہ در حقیقت تو ان لوگوں میں سے ہے جو خود اپنی ذلت چاہتے ہیں۔

حدیث وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مجید کی طرح واجب الاتباع ہونے کے سلسلہ میں متعدد آیات قرآن وارد ہوئی ہیں۔ بطور اشار و چند آیات ملاحظہ ہوں:

و ما آتاكم الرسول فخذوه وما نها كم عنه فانتهوا .[11]

ترجمہ: تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ۔

قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم [12]

ترجمہ: کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔۔۔

لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة. [13]

ترجمہ: یقینا تمہارے لئے رسول اللہ میں حمد و نمونہ (موجود) ہے۔

و انزلنا اليک الذکر لتبين للناس مانزل اليهم.[14]

ترجمہ: یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کردیں۔۔

---

[8] آل عمران، 59

[9] الاعراف، 11

[10] ص، 71

[11] الحشر، 7

[12] الاحزاب، 21

[13] الانعام، 21

[14] النحل، 44

JAHAN-E-TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم ، فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى الله والرسول.[15]

ترجمہ: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو (رسول اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی، پھر اگر کسی چیز پر اختلاف کرو تو سے لولاء اللہ تعالی کی طرف اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہر گز گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔اب "شادی کے حوالے سے حدیث نبوی" کے حوالہ سے

احادیث نبویہ ملاحظہ ہوں:

حدیث اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب الاتباع ہونے کے سلسلہ میں نازل شدہ متعدد آیات قرآن کے ساتھ ساتھ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن مجید و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے تھامنے کی تلقین فرمائی:

قال رسول الله عليه والالم : ترك لم : تركت فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما: كتاب الله وسنة رسوله "

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہر گز گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت"۔

فضیات کا حقدار:

تمام انسان آدم علیہ السلام اولاد ہیں عربی، مجی، گورے، کالے کو تقوی کے علاوہ ایک دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

حدثنا إسماعيل حدثنا سعيد الحريري عن أبي نضرة حدثني من سمع خطبة رسول الله ك في وسط أيام التشريق فقال يا أيها الناس الا إن ربكم واحد وإن أباكم واحد ألا لا فضل لعربي على أعجمي ولا لعجمي على عربي ولا لأحمر على أسود ولا أسود على أحمر إلا بالتقوى أبلغت قالوا بلغ رسول الله۔[16]

ترجمہ: اسماعیل نے بتایا کہ ہم سے سعید الجر بر کی نے ابی الفرق سے روایت کر کے بیان کیا کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ ایام تشریق (ج) کے وسط میں سنا کہ آپ نے فرمایا: لوگو یاد رکھو یقینا تمہارا رب ایک ہے، اور یقینا تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے، لیکن کسی عربی کو کسی بھی پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی بھی کو کسی عربی پر نہ کسی سفید کو سیاہ پر اور نہ سیاہ کو سرخ پر ماسوائے تقوی کے۔ میری بات لوگوں غیر حاضر تک پہنچادے۔

نسلی و غیر نسلی عصبیت:

نسلی و غیر نسلی عصبیت اسلام کے منافی ہے۔

صلى الله وعن جبير بن مطعم ان رسول الله عليه وسلم قال: ليس منا من دعا الى عصبية، وليس منا من قاتل عصبية، و ليس منا من مات على عصبية.[17]

ترجمہ: جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عصبیت کی طرف دعوت دی وہ ہم میں سے نہیں۔ اور نہ ہی وہ شخص ہم میں سے ہے جس نے کسی عصبیت جاہلیہ کی بنا پر لڑائی کی۔ نیز وہ بھی ہم میں سے نہیں جو کسی عصبیت (جاہلیہ) پر قائم رہتے ہوئے وفات پا گیا۔

خاندان کا ساتھ دینا:

اپنے خاندان کا ظلم و ناانصافی میں ساتھ دینا عصبیت جاہلیہ ہے۔

وعن واسلة بن الأسقع قال: يا رسول الله ما العصبية ؟ قال: أن تعين قومك على الظلم -[18]

---

[15] النساء 59

[16] بخاری، الجامع الصحیح محمد بن اسمعیل، الرقم، ٦٥٤

[17] ابن ماجہ، ابو عبداللہ م، حمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی، السنن ابن ماجہ، مکتبہ نعیمیہ ٢٠٠٥

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! عصبیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنی قوم کی اعانت کرے جبکہ وہ ظلم وناانصافی کر رہی ہو۔

نسب کی محبت:

نسب کی بے جامحبت انسان کو اندھا بنادیتی ہے۔

وعن سراقة بن مالك بن جعشم قال : خطبنا رسول الله عليه وسلم فقال: خيركم المدافع عنعشيرته ما لم يأثم[19]

ترجمہ: سراقہ بن مالک بن جعشم سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا پس آپ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے خاندان قبیلہ کی مدافعت کرے اس وقت تک جب تک گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ برائی کا ساتھ دینے پر وعید: تمام باتوں میں خاندان کا ساتھ دینے والا اس گرے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جیسے دم سے کھینچ کر اٹھایا جائے۔

وعن ابن مسعود عن النبي علبه والله قال: من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذهوي فهو ينزع بذنبه[20]

ترجمہ: ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے نہیں صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: جس نے اپنی قوم کی کسی ناحق بات میں نصرت و حمایت کی تو وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو (کسی بڑے کو میں غیرو) میں گر چکا ہو اور اسے دم سے پکڑ کر اٹھایا جائے۔ دیندار عورت کو ترجی حسب ونسب اور مال وجمال دیکھنے کی بجائے دیدار عورت سے نکاح کو ترجیح دو۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : تنكح المرأة لأربع : لمالها، ولحسبها، وجمالها، ولدينها، فاظفر بذات الذين تربت يداك[21]

اسباب و محرکات

بیرون ممالک خاص طور پر امریکہ یورپ اور دیگر ایسے ممالک میں رہنے والے پاکستانیوں کے بچوں کی شادی ان کے لیے ایک اہم معاملہ ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس ماحول میں پرورش پانے کی وجہ سے بچوں پر اس معاشرے کا اثر ہوتا ہے چونکہ سکول، کالج، یونیورسٹی اور ارد گرد کے ماحول کے علاوہ دوستوں کے ماحول سے متاثر ہو کر یہ بچے والدین کی تربیت کا اثر نہیں لیتے اس کے علاوہ شخصی آزادی کے نام پر ضرورت سے زیادہ بے باک معاشرہ، لڑکیوں اور لڑکوں کی دوستیاں، نائٹ کلب اور بال روس پر جانے پر انہیں کوئی پابندی نہیں ہوتی لہذا والدین اپنے بچوں کے شب وروز کی نامناسب مصروفیات سے گھبرا جاتے ہیں اور اپنے بچوں کے بہتر اخلاق، پائیدار اور مضبوط ازدواجی زندگی کے لیے ان کی شادی کی فکر کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اگر انہیں اسی ملک میں اپنے رشتہ داروں اور دوست واحباب میں رشتے نہ ملیں تو انہیں اپنے آبائی وطن آکر ان کی جبراً شادیاں کرا دیتے ہیں۔ ان شادیوں کے پیچھے عموم ذاتی مفادات بھی کارفرما ہوتے ہیں جن کی وجہ سے والدین اولاد کی پسند کو یکسر نظر انداز کر کے اپنی پسند کو ان پر مسلط کرتے ہیں لیکن ذاتی مفاد کی بجائے اکثر اوقات والدین کے پیش نظر اولاد کی بہتر ازدواجی زندگی کی خواہش بھی ہوتی ہے جس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

1. اپنی اولاد کو اخلاقی بے راہروی سے بچانے کے لیے شادیاں کراتے ہیں۔
2. الکوحل اور شراب وغیرہ کی عادت سے بچانے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔
3. اولاد کے مذہب اور عقیدے کی حفاظت کے لیے ایسا کرتے ہیں۔

---

[18] نسائی، حمد بن شعیب، السنن نسائی، مکتبہ رشیدیہ، لاہور

[19] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، لاہور، الرقم ۵۷۶ شبیر برادرز، ۲۰۰۹ 19

[20] سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، الرقم ۶۵۴ شبیر برادرز، ۲۰۰۹

[21] ترمذی، ابو عیسی، محمد، جامع ترمذی، الرقم ۶۵۷ مکتب امام اہلسنت، ۲۰۲۰

خلاصہ کلام

قرآن مجید میں مرد کے لیے بیوی کا ہونااور بیوی کے لیے شوہر کا ہوناالله تعالی کی عظیم نعمتوں سے ایک نعمت ہے چناچہ ارشادی باری تعالی ہے: '' ومن ایتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجالتسکنوالیھاوجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ان في ذالک لایت لقوم یتفکرون "اوراس کی نشانیوں میں سے یہ کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم اس کے پاس سکون حاصل کرو تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی یقیناًاس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غوروفکر کرتے ہیں۔؟"فالکھواماطاب لکم من النساء"(اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرو)۔یہ پسند دوطرفہ ہوگی،لڑکے کی طرف سے بھی اور لڑکی کی طرف سے بھی، کسی پراس کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ ٹھونسا نہیں جاسکتا۔

شریعت میں اس بات کی گنجائش موجود نہیں کہ خون بہا کے طور پر گھر کی بہنوں بیٹیوں کو دشمن قبیلے کے حوالے کردیا جائے یااپنی غلطیوں اور گناہوں کی تلافی کے طور پر بیٹیوں اور بہنوں کو قربان کردیا جائے۔جانوروں کی طرح ان کی خرید وفروخت کی جائے۔کوئی مذہب بھی اس قسم کی غیر انسانی روایات پر عمل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

اگر اسلام اولیاء کو اپنی کم عمر اولاد کا حق کفالت وکفایت بخشا ہے تواس کا قطعاًیہ مقصد نہیں کہ اس حق کو ذاتی اغراض ومقاصد کے لیے استعمال کیا جائے اور اپنی محبت وشفقت کا مظاہرہ ان پر جبراًاپنے غیر فطری فیصلوں کو مسلط کرتے ہوئے کیا جائے۔کوئی مہذب معاشرہ ایسی روایات اور رسوم کو قبول نہیں کرتا۔ عورتوں کے حقوق کا معاملہ آئین پاکستان میں بھی موجود ہے لیکن پھر بھی عورت علاقائی رسم ورواج کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔اس معاشرتی خرابی کی سب سے بڑی وجہ ارباب حکومت ہیں جو جان بوجھ کر اس خرابی کو دور کرنا نہیں چاہتے۔ عوام کے لئے اسلام اور قانون کی باتیں کرنے والے خود رسوم ورواج کو پروان چڑھانے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے کہ اہل دانش اور ہمدردی رکھنے والے لوگ آگے بڑھیں اور ان ظالمانہ رسوم کو ختم کرنے کی جدوجہد کا آغاز کریں۔

مصادر ومراجع

1. .القرآن الکریم
2. بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن،مکتبہ رشیدیہ،2010
3. مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،لاہور،شبیر برادرز،۲۰۰۹
4. سعیدی،غلام رسول،شرح صحیح مسلم،شبیر برادرز،۲۰۰۹
5. ترمذی،ابوعیسی،محمد،جامع ترمذی،مکتبہ امام اہلسنت،۲۰۲۰
6. ابن ماجہ،ابوعبداللدم،حمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوین،السنن ابن ماجہ،مکتبہ نعیمیہ ۲۰۰۵
7. نسائی،احمد بن شعیب،السنن نسائی،مکتبہ رشیدیہ،لاہور،
8. بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ(۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء) - التاریخ الصغیر-بیروت،لبنان:دارالمعرفہ،
9. ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء
10. احمد بن حنبل،ابوعبداللہ بن محمد(۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔المسند۔بیروت،لبنان:المکتب الاسلامی،۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء
11. پاکستان میں آبادی اور گھرانوں کا ڈیموگرافک ہیلتھ سروے،2007ء
12. خاور ممتاز ماز، سہیل وڑائچ،شارق امام ودیگر،شرکت گاہ ویمنز ریسورس سنٹر،لاہور،پاکستان 2012ء،ص:5
13. خالد رحمن،عورت قانون اور معاشرہ،کنٹری رپورٹ،شرکت گاہ،1996ء،ص:14
14. Muslim Arbitration Tribunal (MAT), Report: Liberation for Forced
15. Marriages, Anjuman-e-Urdu Press - Muslim Arbitration Tribunal (MAT), Report
16. عورت قانون اور معاشرہ،کنٹری رپورٹ،ص:112
17. گلریز محمود،دور نبوت میں شادی بیاہ کے رسم ورواج اور پاکستانی معاشرہ،ص:239-238